حضرت مسیح موعود کے بارے میں رفقاء کی روایات کی اہمیت، روایات کو جمع کرنے سے متعلق حضرت مصلح موعود کے ارشادات

رفقاء حضرت مسیح موعود کی روایات ہماری نسلوں کیلئے نصیحت اور بعض مسائل کا حل پیش کرنے والی ہیں

عملی حالت کو درست کرنے کیلئے نماز پڑھنا ضروری چیز ہے اس لئے تمام دنیا میں احمدیوں کو بیوت الذکر کو آباد کرنے کی کوشش کرنی چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 18 ستمبر 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 18 ستمبر 2015ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو تجدید دین کیلئے بھیجا ہے۔ آپ نے ہمیں دین کی اصل، اس کی بنیاد اور دین کی حقیقی تعلیم کو خوبصورت کر کے دکھایا ہے اور بدعات اور غلط روایات کو ترک کرنے کی نصیحت فرمائی۔ اور اس لحاظ سے ہمارے لئے حضرت مسیح موعود کا نمونہ مشعل راہ ہے۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمیں ہمارے بزرگ آباء اور رفقاء سلسلہ نے حضرت مسیح موعود کے بارے میں روایات پہنچائیں۔ ان روایات کی اہمیت حضرت مصلح موعود نے ایک جگہ بیان فرمائی ہے اور اپنے انداز کے مطابق ان باتوں سے جو بظاہر چھوٹی چھوٹی ہیں بہت سی نصیحتیں کیں اور دین حق کی بنیادی تعلیم کی باتیں اخذ کی ہیں۔ حضرت مصلح موعود کے وقت میں بہت سے رفقاء موجود تھے، اس لئے آپ نے ان رفقاء کو اور ان کے رشتہ داروں کو توجہ دلائی کہ وہ روایات جمع کریں کیونکہ یہی چیزیں آئندہ آنے والی نسلوں کیلئے نصیحت اور حقیقی تعلیم اور بعض مسائل کا حل پیش کرنے والی ہوں گی۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ جتنی بار اس بات کی طرف جماعت کو متوجہ کیا جائے کم ہے کہ حضرت مسیح موعود کے حالات اور آپ کے کلمات رفقاء سے جمع کروائے جائیں۔ ہر شخص جسے حضرت مسیح موعود کی ایک چھوٹی سے چھوٹی بات بھی یاد ہو، اس کا اس بات کو چھپا کر رکھنا اور دوسرے کو نہ بتانا ایک قومی خیانت ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بعض باتیں چھوٹی ہوتی ہیں مگر کئی چھوٹی باتیں نتائج کے لحاظ سے بہت اہم ہوتی ہیں۔ رسول کریم ﷺ کے حالات زندگی سے دنیا فائدہ اٹھاتی چلی آئی ہے اور اٹھاتی چلی جائے گی۔ حضرت مسیح موعود کے حالات سے بھی دنیا فائدہ اٹھائے گی، اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کو جمع کر دیں۔ فرماتے ہیں کہ آج ہم ان باتوں کی اہمیت نہیں سمجھتے مگر جب احمدی فقہ، احمدی تصوف اور احمدی فلسفہ بنے گا تو اس وقت یہ معمولی نظر آنے والی باتیں اہم حوالے قرار پائیں گی۔ بڑے بڑے فلسفی جب ان واقعات کو پڑھیں گے تو حیرانی اور خوشی سے اچھل پڑیں گے اور کہیں گے کہ خدا اس روایت کے بیان کرنے والے کو جزائے خیر دے کہ اس نے ہماری ایک پیچیدہ گتھی سلجھا دی۔ پھر فرماتے ہیں تمہیں حضرت مسیح موعود کی جس بات کا علم ہے وہ خواہ کسی قدر چھوٹی بات ہو بتا دینی چاہئے کیونکہ ان باتوں سے بھی بعد میں اہم نتائج اخذ کئے جائیں گے۔ پس جن دوستوں کو حضرت مسیح موعود کی شکل دیکھنے یا آپ کی صحبت میں بیٹھنے کا موقع ملا ہو انہیں چاہئے کہ ہر بات کو خواہ وہ چھوٹی ہو یا بڑی، لکھ کر محفوظ کر دیں۔ اگر کوئی ایسا شخص ہے جسے حضرت مسیح موعود کے لباس کی طرز یاد ہے تو وہ بھی لکھ کر بھیج دے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اور پھر اس کے بعد رفقاء نے روایات جمع کرنا بھی اور لکھوانا بھی شروع کیں۔ اور بہت سارے واقعات کے رجسٹر بن چکے ہیں۔ رفقاء کی روایات کو میں خطبات میں بیان بھی کر چکا ہوں، تو بہر حال یہ روایات جمع ہو رہی ہیں۔ جماعت کے سامنے کتابی شکل میں کسی وقت میں پیش بھی ہو جائیں گی۔ حضور انور نے حضرت مصلح موعود کی بیان فرمودہ نصیحت آموز روایات اور واقعات پیش فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کی تو ہر بات ہی علمی پہلو لئے ہوئے ہے۔ جو ہماری عملی تربیت کے لئے بھی ضروری ہے، قرآن کریم کی آیات اور احادیث کی وضاحت ہو جاتی ہے اور اس رنگ میں پھر فائدہ پہنچتا ہے۔ فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کو ابتداء سے ہی دین حق کی ترقی کی ایک تڑپ تھی اور چاہتے تھے لوگ اپنی حالت درست کریں اور عملی حالت درست کرنے کے لئے سب سے ضروری چیز اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ دینا ہے، نمازیں پڑھنا ہے۔ پس اس بات کو ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ جو تڑپ حضرت مسیح موعود کو تھی کہ نمازیں با جماعت پڑھنی چاہئیں اور بیوت الذکر کو آباد رکھنا چاہئے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں ہر جگہ بیوت الذکر بن رہی ہیں لیکن ان کی آبادی کی طرف جس طرح توجہ ہونی چاہئے وہ نہیں ہے، بعض جگہ سے شکایات آتی ہیں۔ اس لئے پاکستان، ہندوستان اور دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی تمام احمدیوں کو اپنی اپنی بیوت الذکر آباد کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ حضور انور نے اسی ضمن میں بیوت الذکر کے ساتھ بنائے گئے ہالز میں احمدی نوجوانوں کا ان ڈور گیمز کرنے یا فنکشنز پر کھانا کھانے پر اعتراض کرنے والوں کو جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ ان چیزوں میں کوئی حرج والی بات نہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ بعض مربیان جو خود نوجوان ہیں، اگر وہ اپنے ساتھ بعض احمدی نوجوانوں کو اکٹھا کر کے کھیلتے ہیں تو بہر حال اس سے ایک فائدہ تو ضرور ہوتا ہے کہ اس وجہ سے نوجوانوں کی بیوت الذکر کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے اور بیوت الذکر آباد ہوتی ہیں۔ اس لئے یہ غلط اعتراض ہے اور حضرت مسیح موعود کے عمل سے ثابت ہے کہ اس طرح ہو سکتا ہے اور ہونے میں کوئی حرج نہیں۔ حضور انور نے آخر پر مکرم الحاج یعقوب آف غانا اور محترم مولانا فضل الٰہی بشیر صاحب کی وفات پر مرحومین کا ذکر خیر اور جماعتی خدمات کا ذکر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔